# 83110 ـ اگر امام كو وضوء ٹوٹ جائے، يا دوران نماز ياد آئے كہ وہ بغير وضوء كے ہے تو نائب بنانا جائز ہے

**سوال**

امام كو دوران نماز ياد آيا كہ اس نے وضوء ہى نہيں چنانچہ نماز توڑى اور كسى مقتدى كو نائب بنا ديا، امام نے ايك ركعت ادا كر لى تھى نائب امام نے باقى نماز مكمل كروائى، امام نے جا كر وضوء كيا اور نماز دوبارہ ادا كى، كيا امام كا ايسا كرنا صحيح ہے، يہ علم ميں رہے كہ امام شافعى المسلك ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

امام كا نماز سے نكلنا، اور كسى مقتدى كو نائب مقرر كرنا، اور نائب كا امام كى باقى ماندہ نماز مكمل كروانا يہ سب عمل صحيح ہے.

اس حالت ميں كسى دوسرے كو نائب بنانے كے جواز كا قول احناف، مالكيہ، شافعيہ جمہور علماء كرام اور امام احمد كى ايك روايت ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" ہمارے اصحاب كا كہنا ہے: جب امام عمدا حدث، يا پہلے سے حدث، يا بھول جانے يا كسى اور سبب كے باعث نماز سے نكل جائے، يا بغير كسى سبب كے تو كسى كو نائب بنانے كے جواز ميں دو مشہور قول ہيں:

نيا قول صحيح ہے، صحيح حديث كى بنا پر ايسا كرنا جائز ہے، صحيحين ميں حديث مروى ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم بنو عمرو بن عوف كے مابين صلح كروانے گئے تو ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ نے لوگوں كو نماز پڑھائى، اور دوران نماز ہى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم تشريف لے آئے تو ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ پيچھے ہو گئے اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان كى جگہ لے لى "

انتہى مختصرا ماخوذ از المجموع للنووى ( 4 / 137 ).

الشيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى " الشرح الممتع " ميں كہتے ہيں:

" دوران نماز جب امام کو یاد آئے کہ وہ بغیر وضوء ہے تو اس پر نماز سے نکلنا اور کسی دوسرے کو نائب بنانا واجب ہے تا کہ وہ انہیں نماز مکمل کروائے، کیونکہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی کو جب ابو لؤلؤ مجوسی نے خنجر مارا تو وہ نماز فجر شروع کر چکے تھے، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا تو انہوں نے ہلکی سی نماز پڑھائی "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اور یہ عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی موجودگی میں ہوا، اور اگر وہ ایسا نہ کرے، اور نماز سے نکل جائے ۔ یعنی وہ کسی کو نائب نہ بنائے ۔ تو مقتدیوں اختیار ہے کہ ان میں سے کوئی آگے بڑھ کر نماز مکمل کروائے، یا پھر وہ انفرادی طور پر ہی نماز مکمل کر لیں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 4 / 243 ).

واللہ اعلم .